(1963_2_163_168)

17/اپریل 1962

از عدالت الاعظمیٰ

میسرز سورج مل نگر مل

بنام

ریاست مغربی بنگال

(ایس۔کے۔داس، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

ثالثی۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت مقرر کردہ ثالث، اگر کوئی عدالت فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کی کوشش کرتی ہے، اگر اور کب، قابل مشق، دفاعی ہند ایکٹ، 1939 (35 آف 1939)، دفعات 19(1)، 19(1)(ایف) اور (جی)، 19(3)(سی)۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز، 1939، رولز 75اے، 19،(3)(سی) دوسر شرط۔

درخواست گزار تین گوداموں اور خالی زمین کے کرایہ دار تھے، جو اپیل کنندگان کے پٹسن کو ذخیرہ کرنے کے لئے استعمال کیے جاتے تھے۔ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ، 1939 کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 75اے کے تحت جاری ایک حکم کے تحت، گوداموں کو حکومت کی طرف سے طلب کیا گیا تھا۔ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 19(1)(بی) کے تحت ایک ثالث مقرر کیا گیا تھا تاکہ مالک کو ادا کیے جانے والے معاوضے کی رقم کا تعین کیا جاسکے۔درخواست گزاروں کے آمدنی کے نقصان اور" کاروبار کے نقصان" کے معاوضے کے دعوے کو ثالث نے مسترد کر دیا تھا۔اپیل کنندگان کی جانب سے ثالث کے خلاف دائر کی گئی اپیل کو کلکتہ ہائی کورٹ نے ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت مقرر کردہ ثالث عدالت نہیں ہے اور نہ ہی ٹریبونل ہائی کورٹ کے اپیلیٹ دائرہ اختیار کے تابع ہے۔اس قانون کے ذریعہ ثالث کے فیصلے کے

خلاف اپیل کرنے کا حق دیا گیا ہے، لیکن اس حق کا استعمال ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار میں محدود ہے۔ قاعدہ نمبر 19 کی دوسری شق کے تحت ثالث کے فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کی جاتی جہاں ڈاکٹروں کو دیے گئے معاوضے کی رقم 5000 روپے سے زیادہ نہ ہو۔ دعوے کو مکمل طور پر مسترد کرنے والا فیصلہ وہ ہے جس میں دی گئی رقم 5000 روپے سے زیادہ نہ ہو، لہذا ہائی کورٹ میں اپیل کی جاتی ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار : 1959 کی دیوانی اپیل نمبر 403۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 27 جون 1055 کے فیصلے اور حکم نامے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل اصل حکم نامہ نمبر 1948 28 سے اپیل میں اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے اے۔ وی۔ وشوناتھ شاستری اور بی۔ پی۔ مہیشوری۔

جواب دہندہ کی طرف سے بی۔ سین، پی۔ کے۔ چٹرجی اور پی۔ کے۔ بوس۔

17 اپریل 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ : میسرز سورج مل نگر مل، جنہیں بعد میں اپیل کنندگان کے طور پر جانا جائے گا۔ تین گوداموں کے کرایہ دار تھے اور وہاں خالی زمین کے کرایہ دار تھے۔ جسے شام نگر جوٹ گودام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو شری ہنومان سیوا ٹرسٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ گوداموں کا استعمال اپیل کنندگان سے تعلق رکھنے والے پٹسن کو ذخیرہ کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز 1939 کے رول 75 اے کے تحت 17 اگست 1943 کو جاری کیے گئے ایک حکم نامے کے تحت گوداموں کو طلب کیا گیا اور 21 ستمبر 1943 کو ان کا قبضہ لے لیا گیا۔ چونکہ گوداموں کے مالک کو ادا کیے جانے والے معاوضے کی رقم معاہدے کے ذریعہ طے نہیں کی جا سکتی تھی اس لئے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ، 1939 کی دفعہ 19(1)(بی) کے تحت ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ ثالث کے سامنے شری ہنومان سیوا ٹرسٹ نے گوداموں کے مالک کے طور پر

معاوضے کا دعویٰ کیا تھا۔ درخواست گزار نے آمدنی کے نقصان، کاروبار کو پہنچنے والے نقصان اور 000 18 من پٹسن اور لوہے کے کچھ آلات کو ہٹانے کی لاگت کا معاوضہ دینے کا دعویٰ کیا تھا، جس کے بارے میں درخواست گزاروں کا دعویٰ تھا کہ درخواست کے حکم کے نتیجے میں انہیں ہٹانا پڑا۔ درخواست گزاروں نے معاوضے کا تخمینہ ایک لاکھ روپے لگایا ہے۔ثالث نے 13 دسمبر، 1917 کے اپنے حکم کے ذریعہ مشاہدہ کیا کہ درخواست گزار درخواست کے نتیجے میں کاروبار کے کسی بھی حقیقی نقصان کو ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں، اور اپیل کنندگان کے دعوے کو مسترد کر دیا۔

ثالث کے حکم کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی گئی۔ درخواست گزاروں نے اس دعوے کی مالیت ڈیڑھ لاکھ روپے بتائی ہے۔اپیل کی سماعت کے دوران ریاست مغربی بنگال نے دلیل دی کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 19 (1) (ایف) اور (جی) اور دفعہ 19 (3) (سی) اور ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت قاعدہ 19 کی دوسری شرط کے پیش نظر اپیل قابل سماعت نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاست مغربی بنگال کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراض کو برقرار رکھا اور اپیل کو خارج کر دیا۔ درخواست گزاروں نے خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

1939 کے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ، 35 کی دفعہ 19 کی شق (1) کے تحت، جہاں تک یہ مادی ہے، یہ فراہم کیا جاتا ہے۔

" اگر دفعہ 19 اے کے تحت یا اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے کسی بھی قاعدے کے تحت حکومت ہند ایکٹ، 1935 کی دفعہ 299 کی ذیلی دفعہ (2) میں بیان کردہ نوعیت کی کوئی کارروائی کی جاتی ہے، تو معاوضہ ادا کیا جائے گا، جس کی رقم کا تعین اس طریقے سے اور اس کے بعد طے کردہ اصولوں کے مطابق کیا جائے گا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے:-

x x x x x

(ایف) ثالث کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جائے گی سوائے ان معاملوں کے جہاں اس کی رقم مرکزی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قاعدے کے تحت اس سلسلے میں مقرر کردہ رقم سے زیادہ نہ ہو۔

(جی)   جیسا کہ اس دفعہ میں اور اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی قواعد کے علاوہ، فی الحال نافذ العمل کسی بھی قانون میں کچھ بھی اس دفعہ کے تحت ثالثی پر لاگو نہیں ہوگا۔

ذیلی دفعہ (3)، جہاں تک یہ مواد ہے، فراہم کرتا ہے:

(3) خاص طور پر اور بغیر کسی تعصب کے، اس طرح کے قواعد مقرر کیے جا سکتے ہیں:

X   X   X

(سی) کسی ایسے فیصلے کی زیادہ سے زیادہ رقم جس کے خلاف کوئی اپیل دائر نہ کی جائے۔

22 مارچ، 1946 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے، معاوضے کے تصفیے کے لئے ثالثی سے متعلق دفعہ 19 کے تحت قواعد بنائے گئے تھے۔ قواعد کا قاعدہ 19 درج ذیل ہے:

"19۔ ثالث کے فیصلے کے خلاف کوئی بھی اپیل کلکٹر کی جانب سے وصولی کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر پیش کی جائے گی جس کے ذریعہ قاعدہ 17 کے تحت بھیجے گئے فیصلے کی کاپی میں سے اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے:

بشرطیکہ ان قوانین کے تحت دیئے گئے کسی بھی فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جائے گی جہاں دیے گئے معاوضے کی رقم 5000 روپے یا 250 روپے فی منسم سے زیادہ نہ ہو۔

ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت مقرر کردہ ثالث کوئی عدالت یا ٹریبونل نہیں ہے جو ہائی کورٹ کے اپیلیٹ دائرہ اختیار کے تابع ہے۔ ڈیفنس آف دی انڈیا ایکٹ کے تحت ثالث کے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا حق دیا گیا ہے، لیکن یہ حق قواعد کے مطابق محدود ہے۔ قاعدہ 19 کی دوسری شرط کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ کسی ایسے شخص کے خلاف اپیل نہیں کی جائے گی جس کے معاوضے کی رقم 5000 روپے سے زیادہ نہ ہو۔

درخواست گزار کے دعوے کو ثالث نے مسترد کر دیا تھا اور انہیں کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا تھا۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے وشوناتھ شاستری نے دلیل دی کہ دفعہ 19(1) کی شق (ایف) کے تحت مقننہ نے تمام ایوارڈز کے خلاف اپیل کا حق فراہم کیا ہے اور صرف ان معاملوں میں پابندی عائد کی ہے جن میں کچھ رقم دی جاتی ہے لیکن اس طرح دی گئی رقم 5000 روپے سے کم ہے۔ وکیل نے کہا کہ اپیل کے حق کو محدود کرنے والی پابندی کو سختی سے سمجھا جانا چاہئے۔ ان کا کہنا ہے کہ جہاں کسی وجہ سے کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ہے وہاں دفعہ 19(1) کی شق (ایف) میں شامل بار اور قاعدہ 19 کی دوسری شرط لاگو نہیں ہوگی۔ ہمارے فیصلے میں، اس بحث میں کوئی طاقت نہیں ہے. اپیل قانون کی ایک مخلوق ہے۔ ثالث ہائی کورٹ کے ماتحت عدالت نہ ہونے کی وجہ سے اپیل صرف اسی صورت میں دائر کی جائے گی جب اسے واضح طور پر فراہم کیا جائے۔ مقننہ نے یہ اہتمام کیا ہے کہ جہاں دیئے گئے معاوضے کی رقم 5000 روپے سے زیادہ نہ ہو وہاں اس فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جائے گی۔ قاعدہ میں اس بات پر غور نہیں کیا گیا ہے کہ اپیل کی برقراری پر پابندی صرف اسی صورت میں نافذ العمل ہوگی جب کچھ رقم دی جائے لیکن اس طرح دیا جانے والا معاوضہ 5000 روپے سے کم ہو۔ اگر ثالث اس دعوے کو مسترد کرتا ہے اور کچھ بھی دینے سے انکار کرتا ہے تو یہ مقدمہ ہمارے فیصلے میں قاعدہ 19 کی دوسری شق کے دائرے میں آتا ہے جہاں دیے گئے معاوضے کی رقم 5000 روپے سے زیادہ نہیں ہے۔

قاعدہ 19 کی دوسری شرط ایک ایسا قاعدہ نافذ کرتی ہے جس کا متوازی تلاش کرنا مشکل ہے۔ اپیل کا حق دعویدار کی جانب سے حاصل کرنے والے اتھارٹی یا ثالث یا ہائی کورٹ کے سامنے کیے گئے دعوے پر منحصر نہیں ہے : یہ صرف ثالث کی طرف سے دیے گئے معاوضے کی رقم پر منحصر ہے، لیکن، اگرچہ یہ قاعدہ غیر معمولی لگتا ہے، یہ عدالت کے لئے کھلا نہیں ہوگا، اپیل کے حق کو بڑھایا جائے اور جس دعویدار کا دعویٰ مکمل طور پر مسترد کر دیا گیا ہو وہ ہائی کورٹ میں اپیل کر سکے۔ اپیل کا حق صرف اس صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب دی گئی رقم 50 روپے سے زیادہ ہو۔

اس معاملے کے تناظر میں، ہائی کورٹ نے اپیل پر غور نہ کرنے کا صحیح فیصلہ کیا۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 15:12
I am the author of this document